السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

صابر بٹ نامی ایک شخص فوت ہوا، اس کی تین بیٹیاں اور تین بھتیجے موجود ہیں، اس کے ذمہ ایک لاکھ روپیہ کاروباری قرضہ ہے جبکہ اس کی جائیداد دس لاکھ کی مالیت رکھتی ہے، اس کی شرعی تقسیم کیسے ہوگی؟ کتاب و سنت کی روشنی میں وضاحت فرمائیں۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

میت کی مال میں سے پہلے کفن و دفن کے اخراجات منہاکیے جائیں پھر قرض کی ادائیگی ہونی چاہیے، اس کے بعد مال کی تہائی حصے سے وصیت پوری کی جائے بشرطیکہ کسی وارث کیلیۓ یا ناجائز کام کے لیے نہ ہو، پھر باقی ماندہ ترکہ کو ورثاء میں تقسیم کیا جائے۔ صورت مسؤلہ میں میت کی جائیداد دس لاکھ ہے اور ایک لاکھ روپیہ اس کے ذمے قرضہ ہے، قرض کی ادائیگی کے بعد نو لاکھ روپیہ قابل تقسیم ہے، اس میں سے دو تہائی بیٹیوں کیلیۓ جو چھ لاکھ بنتا ہے، اس سے ہر بیٹی کو دو دو لاکھ روپیہ دیا جائے، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

''اور اگر مونث اولاد دو سے زائد ہوں تو ان کیلیۓ اس کے ترکہ سے دو تہائی ہے۔''[1]

اور باقی تین لاکھ اس کے تین بھتیجوں کیلیۓ ہے، ہر بھتیجے کو ایک ایک لاکھ روپیہ دیا جائے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے:

''مقررہ حصہ لینے والوں کو ان کا حصہ دینے کے بعد باقی ترکہ میت کے مذکر قریبی رشتہ داروں کو دیا جائے۔''[2]

حصص کی تقسیم حسب ذیل ہوگی:

میت/۹ بیٹی: ۲ بیٹی: ۲ بیٹی: ۲ بھتیجا: ۱ بھتیجا: ۱ بھتیجا: ۱

پڑتال: دو لاکھ + دو لاکھ + دو لاکھ + ایک لاکھ + ایک لاکھ + ایک لاکھ = نو لاکھ) (واللہ اعلم)

---

[1] النساء: ۱۱۔

[2] صحیح البخاری، الفرائض: ۶۷۳۲۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد 4۔ صفحہ نمبر: 276

محدث فتویٰ